دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

دکان کے سامنے اسٹال لگانے اور اس جگہ کا کرایہ لینے کا حکم

1

ریفرنس نمبر:Grw-207

تاریخ:14-12-2021

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(1) مارکیٹ میں ہوٹلوں اور دکانوں کے سامنے کچھ خالی جگہ موجود ہوتی ہے، جو ہوٹل یادکان کے مالکان کی نہیں، بلکہ سرکاری جگہ ہوتی ہے اور لوگوں کے راستے کے لیے مخصوص ہوتی ہے، اب اگر کوئی شخص وہاں اسٹال وغیرہ لگاناچاہے، تو ہوٹل یا دکان والے اس سے ماہانہ کرایہ وصول کرتے ہیں، کیایہ کرایہ وصول کرنا، جائز ہے؟

(2) ان لوگوں کا راستے میں اسٹال لگانا کیسا ہے؟ بالخصوص جب ان کی وجہ سے راستہ تنگ پڑ جائے اور گزرنے والوں کو دشواری کا سامنا کرنا پڑے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) پوچھی گئی صورت کے مطابق سرکاری جگہ پر اسٹال لگانے والوں سے دکان یاہوٹل کے مالکان کا کرایہ وصول کرنا، جائز نہیں کہ اجارے کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ جو چیز اجارے پر دی جارہی ہے، وہ بندے کی ملکیت میں ہو، جب کہ مذکورہ بالاصورت میں وہ جگہ ان کی ملکیت میں ہی نہیں، لہذا ان کا کرایہ لینا بھی جائز نہیں۔

اجارے کی شرائط کے بارے میں بدائع الصنائع میں ہے:" ومنھا الملک والولایۃ فلا تنفذ اجارۃ الفضولی لعدم الملک والولایۃ" ترجمہ: اجارے کی شرائط میں سے ایک شرط ملک اور ولایت ہے، پس فضولی کا اجارہ کرنا ملک اور ولایت نہ ہونے کی وجہ سے نافذ نہیں ہو گا۔ (بدائع الصنائع، جلد4، صفحہ 177، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے:"اذا بنی المشرعۃ علی ملک العامۃ ثم آجرھا من السقائین لا یجوز سواء آجر منھم للاستقاء او آجر منھم لیقوموا فیھا ویضعوا القرب، کذافي الذخیرۃ" ترجمہ: جب کسی نے عوام کی ملکیت پر گھاٹ بنایا، پھر اس نے وہ جگہ پانی پلانے والوں کو کرایہ پر دے دی، تو یہ جائز نہیں، خواہ اجارہ پانی پینے پر کیاہو یا وہاں قیام کرنے اور برتن رکھنے پر کیاہو، ایساہی ذخیرہ میں ہے۔ (فتاوی ھندیہ، جلد4، صفحہ 453، دارالفکر، بیروت)

(2) راستے میں اس شرط کے ساتھ عارضی اسٹال، ٹھیلہ لگانا، جائز ہے کہ راستہ وسیع ہو اور اسٹال لگانے کی وجہ سے گزرنے والوں کو کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے اور قانوناً بھی اس کی اجازت ہو، لہذا اگر اسٹال لگانے سے راستہ تنگ ہو جائے، گزرنے والوں کو تکلیف ہو یا قانوناً ایسی جگہ اسٹال لگانا جرم ہو کہ جس کی وجہ سے ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا یا سزا اٹھانی پڑے گی یا رشوت دینی پڑے گی، تو ایسی صورت میں راستے میں اسٹال لگانا ناجائز ہو گا۔

راستے میں سامان بیچنے کے متعلق منحۃ السلوک شرح تحفۃ الملوک میں ہے: "(ویباح الجلوس فی الطریق للبیع اذا کان واسعا لا یتضر الناس به) ای بجلوسه (ولو کان الطریق ضیقا لا یجوز) لان المسلمین یتضررون بذلک وقال علیه السلام: لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام" ترجمہ: راستے میں اشیاء بیچنے کے لیے بیٹھنا جائز ہے، جب کہ راستہ کشادہ ہو کہ لوگوں کو اس کے بیٹھنے سے تکلیف نہ ہوتی ہو اور اگر راستہ تنگ ہو، تو جائز نہیں، کیونکہ مسلمانوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں نہ اذیت لینا ہے، نہ دینا ہے۔

(منحۃ السلوک شرح تحفۃ الملوک، جلد1، صفحہ428، دارالفکر، بیروت)

فتاوی قاضی خان میں ہے: "ان کان الطریق واسعا لا یتضرر الناس بقعوده لا باس بالشراء منه" ترجمہ: اگر راستہ کشادہ ہے جس میں بیٹھنے سے لوگوں کو گزرنے میں تکلیف نہیں ہوتی، تو اس سے خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔

(فتاوی قاضی خان، جلد2، صفحہ142، دارالفکر، بیروت)

خود کو ذلت میں ڈالنے سے بچانا ضروری ہے، جیسا کہ امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (المتوفی: 279ھ) اپنی کتاب جامع الترمذی میں حدیث پاک نقل کرتے ہیں: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی للمؤمن ان یذل نفسه" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنے آپ کو ذلت میں مبتلا کرے۔

(جامع الترمذی، باب ما جاء فی النھی عن سب الریاح، جلد4، صفحہ523، مطبوعہ مصر)

صاحبِ عمدۃ القاری، علامہ محمود بن احمد عینی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "اذلال النفس حرام" یعنی: اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرنا حرام ہے۔ (البنایہ شرح الھدایہ، جلد4، صفحہ619، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت، مجدد دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "ایسے امر کا ارتکاب جو قانوناً ناجائز ہو اور جرم کی حد تک پہنچے شرعاً بھی ناجائز ہو گا کہ ایسی بات کے لیے جرمِ قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لیے پیش کرنا شرعاً بھی روا نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ192، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

نیز راستے میں اسٹال لگانے سے لوگوں کو ضرر ہو رہا ہو، تو اب فقہائے کرام نے اسٹال لگانے کی ممانعت کے ساتھ ساتھ

اسٹال والوں سے اشیاء خریدنے سے بھی منع فرمایا اور اسے گناہ پر مدد قرار دیا ہے کہ یہ لوگ تبھی تو راستے میں بیٹھے رہتے ہیں، جب لوگ ان سے خریداری کرتے ہیں اگر خریداری ترک کر دیں، تو یہ بھی راستہ چھوڑ دیں۔ لہذا ایسی صورت میں ان سے خریداری کرنا بھی ممنوع ہے۔

محیط برہانی میں ہے:"وسئل ابو القاسم عمن یبیع ویشتری فی الطریق، قال: ان کان الطریق واسعا ولا یکون فی قعودہ ضرر للناس فلا باس بہ۔ وعن ابی عبد اللہ القلانسی: انہ کان لا یری بالشراء منہ باسا، وان کان للناس ضرر فی قعودہ، والصحیح ھو الاول، لانہ لو علم انہ لا یشتری منہ لا یبیع علی الطریق فکان ھذا اعانۃ لہ علی المعصیۃ، وقد قال اللہ تعالی: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾" ترجمہ: امام ابو قاسم سے راستے میں خرید و فروخت کرنے والے کے بارے میں سوال ہوا، تو آپ نے فرمایا: اگر راستہ وسیع ہو اور اس (بیچنے والے) کے بیٹھنے سے لوگوں کو ضرر نہ ہو، تو کوئی حرج نہیں اور ابو عبد اللہ قلانسی سے مروی ہے کہ وہ اس (راستے میں بیٹھ کر بیچنے والے) سے خریداری میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، بھلے اس کے بیٹھنے سے لوگوں کو ضرر ہوتا ہو، مگر پہلا قول ہی صحیح ہے، کیونکہ اگر وہ بیچنے والا جان جائے کہ لوگ اس سے خریداری نہیں کریں گے، تو وہ راستے پر بیٹھ کر بیچنا چھوڑ دے گا، پس ایسی صورت میں (جب لوگوں کو ضرر ہوتا ہو) اس سے خریدنا گناہ پر مدد کرنا ہوگا اور اللہ تعالی فرماتا ہے: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔

(المحیط البرھانی، جلد 10، صفحہ 370، المجلس العلمی، بیروت)

فتاوی بزازیہ میں ہے:"وان اضر بالمارۃ لا یحل الشراء منہ" ترجمہ: اگر گزرنے والوں کو ضرر ہو، تو اس سے خریدنا، جائز نہیں۔ (الفتاوی البزازیہ، جلد 1، صفحہ 408، مطبوعہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

09 جمادی الاولی 1443ھ / 14 دسمبر 2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے